میل ورم (Mealworm) نامی کیڑوں کی خرید وفروخت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs 2338 تاریخ: 31-10-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بعض کاروبار کرنے والے افراد میل ورم (Mealworm) نامی کیڑے پالتے ہیں، پھر جب کیڑے بڑے ہو جاتے ہیں، تو انہیں بیچتے ہیں اور یہ کیڑے خاص قسم کی مرغیوں اور پرندوں کی غذا کے کام آتے ہیں۔ ان کیڑوں کی خرید وفروخت کا شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مرغیوں، پرندوں وغیرہ کی غذا کے لیے میل ورم کیڑوں کو خریدنا اور بیچنا، جائز ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ خرید وفروخت کا اصول یہ ہے کہ جن چیزوں سے جائز نفع (فائدہ) حاصل کرنا، ممکن ہو، ان کی خرید وفروخت جائز ہے اور جن چیزوں سے جائز نفع حاصل کرنا، ممکن نہ ہو، ان کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے۔ حشرات الارض یعنی زمین کے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ جن سے نفع حاصل کرنا، ممکن نہیں ہے، لہٰذا ان کی بیع (خرید وفروخت) ناجائز ہے، جیسے چوہا کہ یہ فاسق اور موذی یعنی تکلیف دینے والا جانور ہے، جس سے نقصان کرنے کے علاوہ کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور بعض کیڑے مکوڑے ایسے ہوتے ہیں کہ جن سے نفع حاصل کرنا، ممکن ہے، جیسے شہد کی مکھی، ریشم کے کیڑے وغیرہ کہ ان سے شہد اور ریشم حاصل کیا جاتا ہے، ان کی خرید وفروخت جائز ہے۔ میل ورمز (Mealworms) ایسے کیڑے ہیں، جو سبزیاں،

چارہ اور دوسری صاف ستھری غذا کھاتے ہیں۔ ان کے جسم میں پروٹین، آئرن، فائبر اور دوسرے اہم مادے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں مختلف جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں کے لیے بہترین قدرتی خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے انہیں پال کر بڑا کیا جاتا اور پھر مہنگے داموں بیچ کر نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ یوں شہد کی مکھی اور ریشم کے کیڑے کی طرح ان کیڑوں سے بھی مالی نفع اور پرندوں، جانوروں کی خوراک بنانے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، لہٰذا ان کی خرید و فروخت جائز ہے۔

چوہا وغیرہ حشرات الارض کی خرید و فروخت ناجائز ہونے کے متعلق فتح القدیر میں ہے: "لا یجوز بیع هوامّ الارض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب "ترجمہ: حشرات الارض جیسے گبریلے، بچھو، چوہے، چیونٹیاں، چھپکلیاں، چھچھوندر اور گوہ کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

(فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورہ، ج7، ص111، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حشرات الارض چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی کی بیع (خرید و فروخت) ناجائز ہے۔"

(بہارِ شریعت، ج2، حصہ11، ص810،811، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس چیز سے جائز نفع حاصل کرنا، ممکن ہو، اس کی خرید و فروخت جائز ہوتی ہے، لہٰذا جن کیڑوں سے جائز نفع حاصل کیا جا سکتا ہو، انہیں بیچنا، خریدنا، جائز ہے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "الصحيح أنه يجوز بيع كل شيء ينتفع به كذا في التتارخانية "ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ ہر اس چیز کی خرید و فروخت جائز ہے، جس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہو، اسی طرح فتاوی تتارخانیہ میں ہے۔ **(فتاوی عالمگیری، ج3، ص122، مطبوعہ کراچی)**

رد المحتار میں ہے: "جواز البيع يدور مع حل الانتفاع، وأنه يجوز بيع العَلق للحاجة مع أنه من الهوامّ "ترجمہ: جن چیزوں سے نفع اٹھانا حلال ہو، ان کی خرید و فروخت جائز ہوتی ہے اور جونک کی خرید و فروخت ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، حالانکہ وہ کیڑوں میں سے ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، باب البیع الفاسد، ج7، ص235، مطبوعہ کوئٹہ)

الفقہ علی المذاہب الاربعۃ میں ہے: ”یصح بیع الحشرات والھوام کالحیات والعقارب اذا کان ینتفع بھا، **والضابط فی ذلك ان کل ما فیه منفعة تحل شرعاً فان بیعه یجوز**“ ترجمہ: کیڑوں اور زہریلے جانوروں جیسا کہ سانپ اور بچھو کی خرید و فروخت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ان سے نفع اٹھایا جاسکتا ہو **اور اس کا اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز، جس میں شرعی اعتبار سے حلال نفع موجود ہو، اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔**

(الفقه على المذاهب الأربعة، ج2، ص209، مبحث البيع الفاسد...، مبحث بيع الطير في الهواء، دار احياء التراث العربي، بيروت)

ریشم کے کیڑے اور شہد کی مکھی کی خرید و فروخت جائز ہونے کے متعلق تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے:

”(ویباع دود القَز) أي الإبریسم (وبیضه، والنحل) المحرز، وهو دود العسل“ ترجمہ: اور قز یعنی ریشم کے کیڑے اور اس کے انڈے اور شہد کی اکٹھی کی گئی مکھیوں یعنی شہد کے کیڑوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، باب البیع الفاسد، ج7، ص260،259، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04ربیع الآخر 1444ھ/31اکتوبر 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے